

بقیہ مضمون ص ۱۵۱

تو دراصل وہ خدا کے مقابلہ میں بغاوت کرتا ہے اور علیٰ ہذا القیاس جو شخص اس شعبہ زندگی میں کسی دوسرے کی حاکمیت و آمریت تسلیم کرتا ہے وہ بھی بغاوت ہی کا ارتکاب کرتا ہے۔ مومن کا کام اس بغاوت کو دنیا سے مٹانا اور خدا کی زمین پر خدا کے سوا ہر ایک کی خداوندی ختم کر دینا ہے۔ مومن کی زندگی کا مشن یہ ہے کہ جس طرح خدا کا قانونِ تکوینی تمام کائنات میں نافذ ہے اسی طرح خدا کا قانونِ شرعی بھی عالم انسانی میں نافذ ہو۔ مومن کی تمام مساعی کا ہدف مقصود یہ ہے کہ وہ خدا کے بندوں کو خدا کے سوا ہر ایک کی بندگی سے نکالے اور صرف خدا کا بندہ بنائے۔ عہدِ کام فی الاصل تو نصیحت، انہائش، ترغیب اور تبلیغ ہی سے کرنے کا ہے۔ لیکن جو لوگ ملک خدا کے ناجائز مالک بن بیٹھے ہیں اور خدا کے بندوں کو اپنا بندہ بنا لیتے ہیں وہ عموماً اپنی خداوندی سے محض نصیحتوں کی بنا پر دست بردار نہیں ہو جایا کرتے، اور نہ وہ اس کو گوارا کرتے ہیں کہ عامۃ الناس میں حقیقت کا علم پھیلے، کیونکہ اس سے ان کو خطرہ ہوتا ہے کہ ان کی خداوندی خود بخود ختم ہو جائے گی، اس لئے مومن کو مجبوراً جنگ کرنی پڑتی ہے تاکہ حکومت الہیہ کے قیام میں جو چیز سدا راہ ہول سے راستہ سے ہٹا دے۔

نظام جماعت

۳۔ ہر وہ شخص (خواہ وہ عورت ہو یا مرد اور خواہ وہ کسی قوم یا نسل سے تعلق رکھتا ہو، اور خواہ وہ دنیا کے کسی حصہ کا باشندہ ہو) جو عقیدہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ کو اس کے پورے مفہوم کے ساتھ سمجھ کر شہادت دے کہ یہی اس کا عقیدہ ہے، وہ جماعت اسلامی کا رکن ہو سکتا ہے۔ اس شہادت کے سوا اس جماعت میں داخل ہونے کے لئے کوئی شرط نہیں ہے

تشریح :- اس جماعت میں کوئی شخص محض اس مفروضہ پر شامل نہیں ہو سکتا کہ حبیبِ مسلمان گھریں پیدا ہوا ہے اور اس کا نام مسلمانوں کا سا ہے تو ضرور مسلمان ہوگا۔ اسی طرح کوئی شخص کلرے طیبہ کے الفاظ کو بے سمجھے بوجھے محض زبان سے ادا کر کے بھی اس جماعت میں نہیں آ سکتا۔ اس دائرے

میں آنے کے لئے شرط لازم یہ ہے کہ آدمی کو کلمہ طیبہ کے معنی و مفہوم کا علم ہو وہ جانتا ہو کہ اس کلمہ میں نفی کس چیز کی ہے اور اثبات کن چیز کا، اور اس نفی و اثبات کی شہادت دینے سے اس پر کیا ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں، اور یہ شہادت اس کے طرز خیال و طرز زندگی میں کس قسم کے تغیر کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ سب کچھ جاننے اور سمجھنے کے بعد جو شخص اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ کہنے کی ہر بات کرے صرف وہی جماعت اسلامی میں داخل ہو سکتا ہے خواہ وہ پیدائشی غیر مسلم ہو اور ابتداءً یہ شہادت ادا کرے، یا پیدائشی مسلمان ہو اور از سر نو ایمان لائے۔

۴۔ اداۓ شہادت کے بعد جو تغیرات لازماً ایک شخص کو اپنی زندگی میں کرنے ہوں گے وہ یہ ہیں:-

(الف) فرائض کو ان کی شرعی پابندیوں کے ساتھ ادا کرے،

(ب) کباہے اجتنب کرے اور اگر نادانستہ کسی کبیرہ کا مرتکب ہو جائے تو اس سے توبہ کرے،

(ج) اگر وہ کوئی ایسا ذریعہ معاش رکھتا ہو جو معصیت فاحشہ کی تعریف میں آتا ہے مثلاً سود، شراب، زنا، رقص و سرود، شہادت زور، رشوت، خیانت، قمار، قتال فی غیر سبیل اللہ وغیرہ، تو اس کو ترک کر دے بلا اس لحاظ کے کہ اس کے ترک کرنے میں کتنا ہی نقصان ہو، اور اگر اس کی معاش میں ان وسائل کا کوئی حصہ ہو تو وہ اس حصہ سے اپنی معیشت کو پاک کرے،

(د) اگر اس کے قبضہ میں ایسا مال (یا جائداد) ہو جو حرام طریقہ سے آیا ہو، یا جس میں حقداروں کے تلف کردہ حقوق شامل ہوں تو اس سے دست بردار ہو جائے اور اہل حقوق کو ان کے حق پہنچا دے،

(ه) اگر وہ کسی ایسی حکومت کا صدر یا رئیس، یا گورنر، یا وزیر یا جج ہے جو زمین کے کسی حصہ پر حاکمیت

(Sovereignty) کی مدعی ہو تو اپنے اس منصب سے دست بردار ہو جائے،

(و) اگر وہ کسی مجلس قانون ساز کا رکن ہو تو اس سے مستعفی ہو جائے کیونکہ قانون سازی صرف خدا کا

منصب ہے اور انسان کا قانون ساز بننا خدائی کے دعوے کو متضمن ہے،

(ن) اگر وہ کسی غیر الہی نظام کی طرف سے خطاب رکھتا ہو تو اس کو واپس کرے اور اُن دفاداریوں اور نیاز مندیوں سے باز آئے جن کی بدولت اس نے خطاب پایا تھا یا جن کو اب خطاب فتنہ ہونے کی وجہ سے نباہنا پڑتا ہے۔ یہ تغیرات جس شخص کی زندگی میں فوراً رونما نہ ہوں اس کے متعلق یہ سمجھا جائے گا کہ وہ کلمہ شہادت ادا کرنے میں صادق نہ تھا اور اس بنا پر وہ جماعت میں نہ لیا جائے گا۔ یا لیا جا چکا ہو تو خارج کیا جائے گا۔

۵۔ اداۓ شہادت کے بعد بتدبیر جو تغیرات شخص کو اپنی زندگی میں کرنے ہوں گے وہ یہ ہیں:-

(الف) دین کا کم از کم اتنا علم حاصل کر لینا کہ اسلام اور جاہلیت (غیر اسلام) کا فرق معلوم ہو اور حدود اللہ سے واقفیت حاصل ہو جائے،

(ب) تمام معاملات میں اپنے نقطہ نظر طرز خیال اور عمل کو ہدایت الہی کے مطابق ڈھالنا اپنی زندگی کے مقصد اپنی پسند اور قدر کے معیار اور اپنی دفاداریوں کے محور کو تبدیل کر کے رضائے الہی کے موافق بنانا، اور اپنی خود سری و نفس پرستی کے بت کو توڑ کر تابع امیر رب بن جانا،

(ج) اُن تمام سوسم جاہلیت سے اپنی زندگی کو پاک کرنا جو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے خلاف ہو، اور اپنے ظاہر و باطن کو احکام شریعت کے مطابق بنانے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا،

(د) تمام اُن تعصبات اور دُچسپیوں سے اپنے قلب کو، اور ان مشاغل اور جھگڑوں اور بھٹوں سے اپنی زندگی کو پاک کرنا جن کی بنا نفسانیت یا دنیا پرستی پر ہو اور جن کی کوئی اہمیت دین میں نہ ہو،

(ه) ناسقین و فجار اور خدا سے غافل لوگوں سے ربط و تعلق توڑنا اور صالحین سے ربط قائم کرنا،

(و) ان تمام اداروں سے تعلق منقطع کرنا جو جاہلیت کی خدمت کرتے ہوں اور جن کا مقصد عاکیت

رب العالمین کے قیام و اثبات کے سوا کچھ اور ہو (ایسے اداروں کے ساتھ وقتی ضروریات کے لحاظ سے تعاون

یا صلح و مودعت کے معاملات کیے جاسکتے ہیں، مگر یہ افراد کا کام نہیں بلکہ جماعت کا کام ہے، کوئی مسلمان

انفرادی طور پر ایسے کسی ادارے کا جز نہیں بن سکتا،

(نہ اپنے معاملات کو راستی، عدل، خدا ترسی، اور بے لاگ حق پرستی پر قائم کرنا،
(۱۶) اپنی دوڑ و صوب اور سعی و جہد کو قیام حکومت الہیہ کے نصب العین پر مرکوز کر دینا اور اپنی
ضروریات زندگی کے سوا اُن تمام مصروفیتوں سے دست کش ہو جانا جو اس نصب العین کی طرف ذلے
جاتی ہوں،

ضروری نہیں کہ یہ تغیرات تمام اشخاص میں کمال درجہ پر ہوں، مگر ہر شخص کو اس باب میں پتگیل
کی کوشش کرنی ہوگی کیونکہ انہی تغیرات کے اعتبار سے ناقص یا کامل ہونے پر جماعت اسلامی میں آدمی کے
مرتبے کا تعین ہوگا۔

۴۔ جو لوگ غیر الہی نظام حکومت کو چلانے میں لڑکی حیثیت سے کام کرتے ہیں یا غیر الہی قانون کے
اجرا میں مددگار بنتے ہیں اُن کی تین حیثیتیں ہیں۔

اگر وہ اپنے اس کام پر خوش اور مطمئن ہیں اور اپنے اس کسب کو حلال و طیب سمجھتے ہیں اور اسی
راہ میں ترقی درجات کے متمنی ہیں تو ان کے لئے اس دائرے میں کوئی جگہ نہیں۔

اگر وہ اس نظام کو غلط اور اپنے کسب کو حرام سمجھتے ہیں، مگر اعتراف گناہ کے باوجود اس کو محض ضعف
ایمان کی وجہ سے ترک نہیں کر سکتے، تو وہ جماعت اسلامی کے طبقہ سوم میں (جس کی تشریح آگے آتی ہے)
داخل ہو سکتے ہیں۔

اگر وہ محض اس مجبوری سے اس نظام میں منسلک ہیں کہ دوسرا ذریعہ زندگی نہیں پاتے، اور نیک
نیتی کے ساتھ اس بات کے لئے تیار ہوں کہ دوسرا ذریعہ پاتے ہی اسے ترک کر دیں گے، تو وہ جماعت
اسلامی کے درجہ دوم میں (جس کی تشریح آگے آتی ہے) داخل ہو سکتے ہیں۔

تشریح :- یہ واضح ہے کہ غیر الہی نظام اطاعت کے ایک جز اور دوسرے جز میں کوئی تفرق نہیں
اس کے جو اجزاء ظاہر بالکل معصوم نظر آتے ہیں وہ بھی اسی قدر ناپاک ہیں جس قدر دوسرے غیر معصوم اجزاء۔

نیز جو غیر الہی نظام اطاعت مسلمانوں کی خداوندی میں چل رہا ہے وہ بھی اپنے تمام اجزاء سمیت اسی حکم میں ہے۔ مسلمانوں کی خداوندی اس کو ہرگز کوئی سند طہارت عطا نہیں کرتی۔

۷۔ جہاں ایک شخص متذکرہ صدر طریقہ پر ایمان لائے یا رکھتا ہو، اس کے لئے لازم ہے کہ ایک طرف اپنے حلقہ تعارف میں دوسرے مردوں اور عورتوں کو دعوتِ ایمان دے، اور دوسری طرف اپنی بہنیں ان لوگوں کو تلاش کرے جو اس کی طرح ایمان لائے ہوں۔ پھر جہاں ایسے دُعا دہی بھی ملجائیں وہاں وہ عارضی طور پر جماعتی سہیت بنائیں اور مرکز کو اطلاع دے کر اس سے ہدایت حاصل کریں۔

۸۔ جو لوگ نظامِ جماعت میں شامل ہوں ان کو ان کے حالات کے لحاظ سے ابتداءً تین طبقوں میں تقسیم کیا جائے گا:-

ایسے اشخاص جو تن من دھن سے جماعت میں شریک ہوں، جو اسلامی نصب العین کے حصول کی جدوجہد میں ہر قربانی کے لئے تیار ہوں، جو اپنے آپ کو بلا کسی استغناء و استثناء کے اس طرح جماعت کے حوالہ کریں کہ جب ان کو پکارا جائے، بلیک کہیں، جو خدمت ان کے سپرد کی جائے انجام دیں، اور جان مال، اولاد عزیز، اقارب و دوست غرض کسی چیز کو بھی مقصدِ اسلامی سے زیادہ عزیز نہ رکھیں، وہ صفِ اول کے لوگ ہوں گے، جماعت کا اصل کارکن و کار فرما عنصر ہی ہوں گے، اور رہنمائی و سربراہ کاری انہی کے ہاتھ میں ہوگی۔ ان لوگوں کے لئے احکامِ شرعیہ کی پابندی کے معاملہ میں کوئی رعایت نہ ہوگی۔ ان کو مسلمان کی زندگی کا پورا نمونہ پیش کرنا ہوگا اور ان کے لئے رخصت کے بجائے عزیمت کا طریقہ ہی قانون ہوگا۔ نیز ان کے لئے لازم ہوگا کہ کسی غیر الہی عدالت میں ستغیث یا مدعی کی حیثیت سے نہ جائیں، مدعی علیہ یا مستغاث علیہ کی حیثیت سے خاص حالات میں جاسکتے ہیں جبکہ غیر معمولی نقصان کا خطرہ ہو، البتہ سر دست گواہ کی حیثیت سے اگر ان کو طلب کیا جائے تو وہ جائیں۔

وہ لوگ جو اپنے آپ کو بالکل دفع کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اور نہ خطرات اور قربانیوں کا پورا

پورا بار اٹھا سکتے ہوں، مگر اپنے وقت، اپنے مال اور اپنی قوتوں کا ایک حصہ اپنی ذات کی خدمت بجا کر راہ خدا میں دینے کے لئے تیار ہوں وہ طبقہ دوم میں شمار ہوں گے بشرطیکہ اپنی شخصی زندگی کی حد تک حکام دین کی پوری طاعت کریں، ان مسائل کسبِ ق اور مشاغل سے مجتنب رہیں براہِ راست حق کے خلاف نہیں، اور صدقِ دل سے عجمتِ اسلامی کے خیر خواہ و فادار ہوں۔ جماعت کی طرف ان کے پھر بھی خدا کی جائیں گی جن کو وہ خود بخوشی قبول کریں۔ ذمہ داری کا کوئی منصب ان کے سپرد نہ کیا جائے گا۔ اور جماعتی مشورے میں وہ شریک نہ سکیں گے۔

جو لوگ کلہاڑے اسلام پر اصولی حیثیت کے ایمان لائیں اور شخصی زندگی کی حد تک حکام شرعی کی پابندی بھی قبول کریں، مگر غیر الہی نظام سے ان کے جو مفاد وابستہ ہیں ان کا نقصان گوارا نہ کر سکیں وہ طبقہ سوم میں داخل ہوں گے اور ان کا شمار تیسرے درجہ میں ہو گا۔ بشرطیکہ وہ دوسری فاداریوں پر خدا کی فاداری کو مقدم نہ کریں، غیر الہی نظام میں ترقی درجات کیلئے کوشاں نہ ہوں، اور جماعت اسلامی کو ہجائزِ امکانی طریقہ سے مدد دیں۔ جماعتی مشورہ میں وہ صرف اس حد تک شریک ہو سکتے ہیں جس حد تک جماعت کو ان کے خلوص پر اعتماد ہو۔

تشریح: طبقات کی یہ تقسیم تمام اشخاص کے حق میں دائمی وابدی نہ ہوگی بلکہ شخصی حالات کے تغیر و تبدل کے ساتھ بدلتی رہے گی۔ ہو سکتا ہے کہ کبھی طبقہ سوم کے ایک شخص کی حالت بدل جائے اور وہ طبقہ اول میں آجائے اور علیٰ ہذا القیاس اس کے برعکس۔

عورتوں کی حیثیت

۹۔ جو عورتیں جماعت اسلامی میں داخل ہوں ان پر دفعہ چہارم اور دفعہ پنجم کے تمام ان اجزاء کا اطلاق ہو گا جو مخصوص طور پر مردوں سے متعلق نہیں ہیں یعنی جو تمام اہل ایمان کے لئے عمومی نوعیت رکھتے ہیں۔

۱۰۔ رکن جماعت ہونے کی حیثیت سے عورتوں کے فرائض حسب ذیل ہوں گے:-

(الف) اپنے خاندان اور اپنے حلقہٴ تعارف میں دوسری عورتوں کو تجدیدِ ایمان یا قبولِ ایمان کی دعوت دینا

(ب) اپنے شوہروں، بھائیوں اور خاندان کے دوسرے مردوں پر دین کی تبلیغ کریں۔

(ج) اپنے بچوں کے دلوں میں نور ایمان اور اخلاق اسلامی پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

(د) اگر ان کے شوہر یا بیٹے یا باپ اور بھائی جماعت اسلامی میں داخل ہوں تو اپنی صابرانہ رفاقت

سے ان کی ہمت افزائی کریں اور جماعت کے نصب العین کی خدمت میں حتی الامکان ان کا ہاتھ بٹائیں اور نزول مصائب کی صورت میں صبر و ثبات سے کام لیں۔

(۴) اگر ان کے شوہر یا اولیاء جاہلیت میں مبتلا ہوں، حرام کھاتے ہوں یا معاصی کا ارتکاب کرتے ہوں

تو صبر کے ساتھ ان کی اصلاح کے لئے سعی رہیں ان کی حرام کمائی سے اور ان کی ضلالتوں سے محفوظ رہنے کی انتہائی کوشش کریں، اور ان کے ایسے احکام کو ماننے سے انکار کر دیں جو معصیت خدا اور رسول کے مترادف ہوں بلا اس لحاظ کے کہ ان کی حکم عدولی کے نتائج کتنے ہی بُرے ہوں۔

امارت

۱۰۔ اس جماعت کا ایک امیر ہوگا جس کی حیثیت امیر المومنین (باصطلاح معروف) کی نہ ہوگی بلکہ اس

جماعت کے رہنما کی ہوگی۔ اس کی اطاعت فی المعروف جماعت کے کل افراد اپنے امیر (باصطلاح شرعی) کی

حیثیت سے کریں گے۔ امیر کے انتخاب میں تقویٰ، علم دین میں بصیرت، اصابت رائے، اور عزم و حزم کو ملحوظ رکھا

جائے گا۔ جماعت کی دعوت اپنے عقیدہ اور نصب العین کی طرف ہوگی نہ کہ اپنے امیر کی شخصیت اور اس کی امارت

کی طرف۔ جماعت کی نظر میں انتخاب کے وقت جو شخص بھی مذکورہ بالا اوصاف کے لحاظ سے اہل تر ہوگا اس کو

وہ اس منصب کے لئے منتخب کرے گی۔

امیر کی خدا ترسی و احساس ذمہ داری سے یہ توقع کی جائے گی کہ اپنے سے زیادہ اہل آدمی کے آجانے پر

وہ خود اس کے لئے جگہ خالی کر دے گا۔ نیز ایسی صورت میں جبکہ جماعت اپنے نصب العین کے مفاد کے لئے ضرورت

محسوس کرے، وہ امیر کو معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

ابتدائی لائحہ عمل

(۱۱) جماعت کا ابتدائی پروگرام اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ایک طرف اس میں شامل ہونے والے افراد اپنے نفس اور اپنی زندگی کا تزکیہ کریں، اور دوسری طرف جماعت باہر جو لوگ ہوں (خواہ وہ قومی مسلمان ہوں یا غیر مسلم) ان کو بالعموم حاکمیت غیر اللہ کا انکار کرنے اور حاکمیت رب العالمین کو تسلیم کرنیکی دعوت دیں۔ اس دعوت کی راہ میں حبت تک کی قوت حاصل نہ ہو، ان کو بھی چھیڑ چھاڑ کی ضرورت نہیں۔ اور حبت کوئی قوت مل ہو، خواہ وہ کوئی قوت ہو، تو ان کو اس کے علی الرغم اپنے عقیدہ کی تبلیغ کرنی ہوگی اور اس تبلیغ میں جو مصائب بھی پیش آئیں ان کا مردانہ وار مقابلہ کرنا ہوگا۔

بعد کے مراحل کے متعلق اس وقت کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ جیسے حالات پیش آئیں گے انہی کے لحاظ سے قدم اٹھایا جائے گا۔ البتہ لوگوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ ایک مضبوط جے ہوئے اور زمین پر چھپائے ہوئے دین (نظامِ اٹا غیر اللہ) کو اکھاڑ کر دوسرے دین (نظامِ اطاعتِ الہی) کو قائم کرنا بہر حال آسان کام نہیں ہے۔ اس میں جان، مال اور ہر چیز کا زیاں ہے، لہذا وہی لوگ آگے بڑھیں جو تمام فائدوں اور آسائشوں کی قربانی اور تمام نقصانات کی برداشت کے لئے تیار ہوں۔

چند نایاب اسلامی کتب اور ان کی قیمتوں میں حیرانگیر رعایت

- ۱) تفسیر القرآن مکمل ۸ جلدوں میں (اردو) اصلی قیمت اکیس روپے رعایتی قیمت دس روپے
- ۲) جو اہل قرآنی (اردو) مصنفہ علامہ شیخ طنطاوی جوہری مصری اصلی قیمت ایک روپیہ رعایتی دس آنے۔
- ۳) سیرت رسول (اردو) سیر النبی معروف بہ سیر ابن ہشام کا اردو ترجمہ رعایتی قیمت مکمل سٹ ایک روپیہ چار آنے
- ۴) تاریخ اسلام (اردو) مصنفہ رائٹ آرنزبل سید امیر علی رعایتی قیمت دو روپے۔
- ۵) کلید خزائن قرآنی۔ کسی آیت کا ایک لفظ یا کلمہ یاد ہو تو اس کی مدد سے پوری آیت معہ نشان سورہ و تعداد آیت مل جاتا ہے۔ رعایتی قیمت چار روپے۔

محصول ڈاک ہر کتاب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ مکمل فہرست کتب مفت طلب کریں۔

مینجر "ایشیا" ڈاک خانہ وطن۔ لاہور